بنام آنکہ نامش حرزِ جانہا است
ثنائش جوہرِ تیغِ زبانہا است

حرفِ آغاز

زبان و قلم اس محسنِ حقیقی کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہے جس نے اس بے بضاعت کم سواد کی حقیر کاوش کو حسنِ قبول سے نوازا۔ علومِ اسلامیہ کے اساتذہ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے اس کتاب کو قابلِ اعتنا سمجھا اور اسے قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا۔ یہ انہی کی عنایتِ کریمانہ اور لائقِ تحسین سرپرستیٔ حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ اب ہم کتابِ ہذا کا آفسٹ ایڈیشن اُن کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہ کتاب ایف اے علوم اسلامیہ (پرچہ ب) کے نصابِ جدید برائے ۱۹۸۲ء و مابعد کی جامع ہے۔ سورۂ بقرہ کے بیس رکوعات کی تفسیر میں قدیم و جدید عربی و اردو تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اربعین نووی کی شرح و توضیح میں تقریباً جملہ متداول و مشہور شروحِ حدیث پیشِ نظر رہیں۔ مصادر و مآخذ کا حوالہ ہر جگہ دیا گیا ہے تاکہ اساتذہ بوقتِ ضرورت اصل کتب کی جانب مراجعت کر سکیں۔

نصاب علوم اسلامیہ برائے امتحان ایف اے

سنہ ۱۹۸۳ء ومابعد

پرچہ (ب) القرآن کل نمبر ۱۰۰

(الف) تعارف مطالعہ قرآن = ۱۰ نمبر

نزول وحی۔ تدوین قرآن مجید۔ حفاظت قرآن مجید

(ب) مطالعہ قرآن مجید = ۵۰ نمبر

ترجمہ وتشریح سورۃ البقرۃ رکوع ۱ تا ۲۰

الحدیث

(الف) تعارف مطالعہ حدیث۔ ضرورت واہمیت حدیث۔ جمع وتدوین کتب حدیث = ۱۰ نمبر

(ب) مطالعہ حدیث

ترجمہ وتشریح اربعین امام نووی = ۲۰ نمبر

(ج) عربی گرامر

ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ واحد جمع اور مذکر و مونث = ۱۰ نمبر

کل نمبر ۱۰۰

الفہرس

سورۂ بقرہ کے مرکزی مضامین

تعارفِ قرآن

ترجمہ وتشریح سورۂ بقرہ

حلِّ لُغات ۔ شانِ نزول

شرحِ مطالب

تعارُفِ حدیث

مطالعۂ حدیث

ترجمہ وتشریح اربعین امام نَوَوِی

عربی گرائمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سُورۂ بقرہ کے مرکزی مضامین

زمانۂ نزول

یہ سورت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سورۂ بقرہ اور سورہ نساء جن دنوں نازل ہوئیں۔ میں آنحضورؐ کے یہاں موجود تھی (بخاری) البتہ اس سورت کی آیت "وَ اتَّقُوا یومًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہ" آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دور میں حجۃ الوداع کے موقع پر اتری۔ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات مکہ میں معراج کے موقع پر نازل ہو چکی تھیں۔ سود کی حرمت سے متعلق آیات آنحضورؐ کی حیات مبارکہ کے آخری دور میں نازل ہوئیں۔ اس کے ۴۰ رکوع ہیں۔ اس سُورت کی کل آیات اہلِ بصرہ کے نزدیک ۲۸۷ اور اہلِ کوفہ کی رائے میں ۲۸۶ ہیں۔ یہ سُورت ۶۱۲۱ کلمات اور ۲۵۵۰۰ حروف پر مشتمل ہے۔ (تفسیر مظہری)

وجہ تسمیہ

قرآنی سورتوں کے نام زیادہ تر ان کے مضامین کے اعتبار سے تجویز کئے گئے ہیں۔ (قرآنی سورتوں کے ناموں کے وجوہ واسباب کے لئے دیکھئے اتقان سیوطی) مگر یہ ضروری نہیں کہ سُورت میں صرف وہی مضمون بیان کیا گیا ہو جسے اس کا عنوان قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ ہی کو لیجئے اڑھائی پارہ پر مشتمل اس طویل ترین سورت میں متعدد اہم مضامین بیان ہوئے سُورت کو بنی اسرائیل سے متعلق ایک مختصر واقعہ کی بنا پر جو آیات ۶۷۔